تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا    تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

امام اہلسنت نے رسالہ ہٰذا میں ایمان والدین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10 آیاتِ قرآنیہ اور 10 احادیثِ نبویہ سے ثابت کیا ہے

# ایمان

# والدینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیفِ لطیف
امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

القدرت و کتشیلہ
اجمل حسین قادری

ناشر
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا    تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

امام اہلسنت نے رسالہ ہذا میں ایمان والدین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

10 آیاتِ قرآنیہ اور 10 احادیثِ نبویہ سے ثابت کیا ہے

# ایمان والدینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف لطیف: امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان قدس سرہٗ

تقدیم و تسہیل: اجمل حسین قادری

ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

نام کتاب: شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

موضوع: ثبوت ایمان والدین مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

تصنیف لطیف: امام اہلسنت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ

تقدیم وحواشی: اجمل حسین قادری رضوی

بار اول: 23 شوال المکرم 1424ھ بروز جمعرات

کمپوزنگ: غلام محمد یاسین خاں بسمت ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

ہدیہ: -/15 روپے

ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ وکتوریہ منڈی سکھر

☆☆☆☆☆☆

ان احباب نے رسالہ ہذا کے سینکڑوں نسخہ جات حاصل کر کے درج ذیل پتہ جات سے فری تقسیم کیے ہیں۔ جزاهم الله خيرا۔ اپنی دعاؤں میں ان کو یاد رکھیں

(پتہ جات صفحہ آخر پر ملاحظہ ہوں)

☆ ملک محمد اصغر اعوان سب انسپکٹر پولیس 5/18 عرفان پارک نزد جعفریہ کالونی بند روڈ لاہور

☆ ملک محمد امیر میکن قادری رضوی پروسسنگ منیجر باہو ڈائنگ فیکٹری شاہدرہ لاہور

☆ کامران احمد قادری رضوی سینٹر ہائیڈرو لوجسٹ نیس پاک لاہور۔

☆ محمد اعظم قادری المدینہ خوشبو سنٹر سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور

# شرف نسبت

حضرت ابو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سیدتنا آمنہ بنت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام جن کے ساتھ محبت وجہ ترقی ایمان ھے اور جن کے ساتھ عداوت باعث زیاں ھے

جاروب کش: مزار پر انوار سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمل حسین قادری

تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین وامہات کرام طاہرات سب اہل ایمان وتوحید ہوں کہ قرآن عظیم کسی کافر وکافرہ کے لئے کرام وطہارت سے حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام اجل فخر المتکلمین علامۃ الوری فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے افادہ فرمائی اور امام جلال الدین سیوطی اور علامہ محقق سنوسی وعلامہ تلمسانی شارح شفاوامام ابن حجر مکی وعلامہ محمد زرقانی شارح مواہب وغیرہم اکابر نے اس کی تائید وتصویب کی۔

## آیت نمبر 3.

وتوکل علی العزیز الرحیم ٥ الذین یراک حین تقوم ٥ وتقلبک فی الساجدین۔ (سورۃ شعراء آیت 219-217)

ترجمہ: بھروسہ کرو اس پر جو عزت والا مہر والا ہے جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ (کنز الایمان)

امام رازی فرماتے ہیں معنی آیت یہ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نور پاک ساجدوں سے ساجدوں کی طرف منتقل ہوتا رہا تو آیت اس پر دلیل ہے کہ سب آبائے کرام مسلمین تھے۔ امام سیوطی و امام ابن حجر و علامہ زرقانی وغیرہم کبرا (اکابر) نے اس کی تقریر و تائید و تاکید وتشیید فرمائی اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے موید (تائیدی) روایت ابونعیم کے یہاں آئی۔ وقد صرحوان القرآن محتج بہ علی جمیع و جوھر ولا ینفی تاویل تاویلا ویشھدلہ عمل العلمائی فی الاحتجاج بالآیات علی احد التاویلات قدیما وحدیثا۔

## آیت نمبر 4.

ولسوف یعطیک ربک فترضی۔ (سورۃ والضحٰی آیت 5)

ترجمہ: بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔



اللہ اکبر بارگاہ رب العزت میں مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت و وجاہت ومحبوبیت کہ امت کے حق میں تو رب العزۃ جل وعلا نے فرمایا ہی تھا۔

## حدیث نمبر 7.

سنرضیک فی امتک ولا نسوؤک بہ.

ترجمہ: قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کریں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ)

مگر اس عطاء رضا کا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ابوطالب کی نسبت فرمایا۔

وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح.

ترجمہ: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کر دیا (رواہ البخاری ومسلم عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما)

دوسری روایت صحیح میں فرمایا:

ولو لا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار.

ترجمہ: اگر میں نہ ہوتا تو ابوطالب جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔

(رواہ ایضا عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ)

دوسری حدیث صحیح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ اھون اھل النار عذابا ابو طالب۔ ترجمہ: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ (رواہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما) اور پر ظاہر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جو قرب والدین کریمین کو ہے ابوطالب کو اس سے کیا نسبت پھر ان[3] کا عذر بھی واضح کہ نہ انہیں دعوت پہنچی نہ انہوں نے زمانہ اسلام پایا تو اگر معاذ اللہ وہ اہل جنت نہ ہوتے تو ضرور تھا کہ ان پر ابوطالب سے بھی کم عذاب ہوتا اور وہی سب سے ہلکے

ہوتے۔ یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے تو واجب ہوا کہ والدین کریمین اہل جنت ہیں والحمد للہ اس دلیل کی طرف بھی امام خاتم الحفاظ نے ارشاد فرمایا۔ اقول وباللہ التوفیق تقریر دلیل یہ ہے کہ صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل نار میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ ابوطالب پر یہ تخفیف کس وجہ سے ہے آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاری غمخواری و پاسداری و خدمت گزاری کے باعث یا اس لئے کہ سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے محبت طبعی (4) تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی رعایت منظور تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عم الرجل صنو ابیہ۔ ترجمہ: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔ (رواہ الترمذی بسند حسن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن علی والطبرانی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم) شق اول باطل ہے۔ قال اللہ عزوجل:

وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلنه ھباء منثوراہ۔

ترجمہ: اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

صاف ارشاد ہوتا ہے کہ کافر کے سب عمل برباد محض ہیں۔ لاجرم شق ثانی ہی صحیح ہے اور یہی ان صحیحہ مذکورہ سے مستفاد ابوطالب کے عمل کی حقیقت تو یہاں تک تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراپا آگ میں غرق پایا عمل نے نفع دیا ہوتا تو پہلے ہی کام آتا پھر خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں نے اسے ٹخنوں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے طبقہ زیریں (نیچے) میں ہوتا۔ لاجرم یہ تخفیف صرف محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاس خاطر اور حضور کا اکرام ظاہر و باہر ہے اور بالبداہتہ واضح کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر اقدس پر ابوطالب کا عذاب



ہرگز اتنا گراں نہیں ہو سکتا جس قدر معاذ اللہ والدین کریمین کا معاملہ۔ نہ ان سے تخفیف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک جو حضرات والدین کے بارے میں نہ ان کی رعایت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ اعزاز و اکرام جو حضرت والدین کے چھٹکارے میں تو اگر عیاذاً باللہ وہ اہل جنت نہ ہوتے تو ہر طرح سے وہی اس رعایت و عنایت کے زیادہ مستحق تھے بوجہ آخر فرض کیجئے کہ یہ ابوطالب کے حق پرورش و خدمت ہی کا معاوضہ ہے۔ پھر کوئی پرورش جزئیت کے برابر ہو سکتی ہے کوئی خدمت حمل و وضع کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ کیا کبھی کسی پرورش کنندہ یا خدمت گزار کا حق حق والدین کے برابر ہو سکتا ہے۔ جسے رب العزت نے اپنے حق عظیم کے ساتھ شمار فرمایا۔ ان اشکرلی ولوالدیک۔ ترجمہ: حق مان میرا اور اپنے والدین کا۔ پھر ابوطالب نے جہاں برسوں خدمت کی چلتے وقت رنج بھی وہ دیا جس کا جواب نہیں۔ ہر چند حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھنے کو فرمایا نہ پڑھنا تھا نہ پڑھا جرم وہ کیا جس کی مغفرت نہیں۔ عمر بھر معجزات دیکھنا احوال پر علم تام رکھنا اور زیادہ حجۃ اللہ قائم ہونے کا موجب ہوا۔ بخلاف ابوین کریمین کہ نہ انہیں دعوت دی گئی نہ انکار کیا تو ہر وجہ ہر لحاظ ہر حیثیت سے یقیناً انہیں کا پلہ بڑھا ہوا ہے تو ابوطالب کا عذاب سب سے ہلکا ہونا یونہی متصور کہ ابوین کریمین اہل ناری سے نہ ہوں۔ (وھو المقصود والحمد للہ العلی الودود)

## آیت نمبر 5.

لا یستوی اصحب النار واصحب الجنہ. اصحب الجنۃ ھم الفائزون۔ (سورۃ حشر آیت 20)

ترجمہ: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے۔

حدیث میں ہے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاً مجود

حضرت عبدالمطلب سے ایک پاک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آ گئیں فرمایا۔ ما اخرجک من بیتک۔ ترجمہ: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں عرض کی: اتیت اهل هذا المیت فترحمت وعزیتهم بمیتهم۔ ترجمہ: یہ جو ایک میت ہوگئی تھی میں ان کے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا۔ لعلک بلغت معهم الکدی۔ شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی معاذ الله ان اکون بلغتها وقد سمعتک تذکر فی ذالک ما تذکر۔ ترجمہ: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاتی حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن چکی جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا تھا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لو بلغتها معهم ما رایت الجنة حتی یراها جد ابیک۔ ترجمہ: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔ (رواه ابوداؤد والنسائی واللفظ له عن عبدالله بن عمرو ابن العاص رضی الله تعالی عنهما اما داؤد فتادب ذکری وقال لذکر تشدید انی ذالک واما عبدالرحمن فارسی فروی لتبلیغ العلم وداه لحدیث علی وجه لکل وجهة هو مولیها) یہ تو حدیث کا ارشاد ہے

اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے اور ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کر سکتی۔ اہلسنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مواخذے کے بعد اور کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابدالآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں اور نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز اور عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیم ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن و متصور (5)۔ یہ ہر دل باتیں عقائد اہلسنت میں ثابت و مقرر۔ اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فر



کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیے ............ و نیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان و اہل جنت ہوں۔ اگرچہ مثل صدیق و فاروق و عثمان و علی و زہرا و صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ سابقین اولین میں نہ ہوں اب معنی حدیث بلا تکلف و بے حاجت تاویل و تصرف عقائد اہلسنت سے مطابق ہیں یعنی اگر یہ امر تم سے واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبدالمطلب داخل بہشت ہوں گے۔

(هکذا ینبغی التحقیق والله تعالیٰ ولی التوفیق)

آیت نمبر **6**۔ (قال ربنا الاعز الاعلی عز وعلا)

ولله العزة ولرسوله وللمومنین ولکن المنفقین لایعلمون۔

(سورۃ منافقون آیت 8)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یایها الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقکم ان الله علیم خبیر۔ (سورۃ حجرات آیت 13)

ترجمہ: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک اللہ کے یہاں تمہارا زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

ان آیات کریمہ میں رب العزت جل وعلا نے عزت و کرم کو مسلمانوں میں منحصر فرما دیا اور کافر کو کتنا ہی قوم دار ہو لئیم و ذلیل ٹھہرا دیا اور کسی لئیم و ذلیل کی اولاد سے ہونا کسی عزیز و کریم کے لئے باعث مدح نہیں لہذا کافر باپ دادوں کے انتساب